14

آئندہ کے حالات کے متعلق چند رؤیا

(فرمودہ 27 /اپریل 1945ء)

تشہد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو بعض باتیں بتائی جاتی ہیں اس کی غرض یہ ہوتی ہے کہ انسان اس سے فائدہ اٹھائے۔ لیکن بعض دفعہ لوگ ان باتوں کی طرف پوری طرح توجہ نہیں کرتے یا پوری طرح ذہن اس طرف نہیں جاتا پھر وہ وقت آنے پر تکلیف اٹھاتے ہیں۔ ان دنوں مَیں دیکھتا ہوں کہ کپڑے کی تکلیف لوگوں کے لئے بہت بڑھ رہی ہے۔ یہاں قادیان میں تو شاید لوگوں کو صبر کی عادت پیدا ہو چکی ہے اس لئے یہاں اتنا شور اور واویلا نہیں۔ لیکن بیرونجات میں کپڑے کے متعلق اِس قدر تکلیف پیدا ہو چکی ہے کہ بعض جگہ پر گورنمنٹ کے افسروں نے تسلیم کیا ہے کہ مُردے بغیر کفن کے دفن کئے گئے ہیں۔ گورنمنٹ اپنے کنٹرول کے ماتحت بہت کچھ انتظام تو کرتی ہے اور وہ انتظام ایک حد تک سہولت کا موجب بھی ہوتا ہے لیکن جب کوئی چیز استعمال کرنے والوں سے کم ہو جائے تو پھر مشکلات کا بڑھنا ایک قدرتی امر ہے۔

بنگال کے متعلق خبریں شائع ہوئی ہیں کہ کپڑے کی دِقّت کی وجہ سے بعض عورتوں نے خودکشی کر لی کیونکہ ان کے پہلے کپڑے پھٹ گئے اور ستر ڈھانکنے کے لئے اَور کپڑے میسر نہیں آسکے۔ اور بعض گھرانوں کے متعلق یہ اطلاعات شائع ہوئی ہیں کہ آٹھ آٹھ دس دس

افراد کے پاس ایک ہی چادر ہے۔ باری باری جو باہر جاتا ہے اُسے اوڑھ لیتا ہے اور باقی افراد کو گھر میں ننگا ہی بیٹھنا پڑتا ہے۔ اور بنگال کے بعض گھرانوں کے متعلق یہ خبریں بھی شائع ہوئی ہیں کہ ان کی عورتیں سال سال بھر سے گھر سے باہر نہیں نکلیں۔ کیونکہ ان کے پاس کپڑے نہیں جنہیں پہن کر وہ باہر جا سکیں۔ ان حالات کے پیدا ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ نے مجھے ان حالات کی خبر دے دی تھی جو میں نے متفرق مواقع پر جماعت کے سامنے بیان کر دی تھی۔ ایک موقع پر تو ایک دوست نے بتایا ہے کہ جب سلطان محمود صاحب کی شادی ہوئی اور ان کے ولیمہ کی دعوت مدرسہ احمدیہ میں ہوئی تو اُس موقع پر میں نے جماعت کو توجہ دلائی تھی کہ ہر گھر میں چرخے رکھے جائیں اور وہ سُوت کات کر اس کے کپڑے بنوا کر پہنا کریں۔ یہ واقعہ 1943ء کا ہے۔ اِسی طرح 1942ء یا 1943ء کے جلسہ کے موقع پر بھی میں نے اپنا رؤیا تمام دوستوں کے سامنے سنا دیا تھا کہ میں نے دیکھا کہ میں نے کھدر کی قمیص پہنی ہوئی ہے اور رؤیا میں مَیں سمجھتا ہوں کہ یہ کھدر کی قمیص پہننا کسی کانگرسی قسم کی تحریک کے ماتحت نہیں بلکہ اقتصادی حالات کے نتیجہ میں ہے۔ اور اُس وقت میں نے دوستوں کو اِس طرف توجہ دلائی تھی کہ کپڑا بہت کم ہونے والا ہے جہاں تک ہو سکے گھروں میں سُوت کاتنے اور کپڑا بنوانے کا کام کیا جائے تا کہ اگر خود تمہارے لئے دقّت نہ ہو تو تمہارا بچا ہوا دوسرے غریبوں کے کام آ سکے۔ بعض لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے ایسی توفیق دی ہوئی ہے کہ وہ جس قیمت پر بھی چیز میسر آ سکے خرید لیتے ہیں۔ چنانچہ ایک دوست نے مجھ سے ذکر کیا کہ اللہ تعالیٰ کا مجھ پر ایسا فضل ہوا ہے کہ جو چیز ہم جنگ سے پہلے استعمال نہیں کر سکتے تھے اب اُس کو استعمال کرنے میں کوئی جھجک محسوس نہیں ہوتی حالانکہ قیمتیں پہلے سے بہت بڑھ چکی ہیں تو بعض لوگ ایسے بھی ہیں جن کو جنگ کے حالات کی وجہ سے سہولت میسر آ گئی ہے اور خدا تعالیٰ نے اُن کے روپیہ میں فراوانی بخش دی ہے۔ مگر بہت سا طبقہ ملک کا ایسا بھی ہے جس کی حالت اس قسم کی نہیں کہ وہ ہر قیمت پر کپڑے خرید کر استعمال کر سکے۔

پس جہاں میں اللہ تعالیٰ کے اس احسان کا اظہار کرتا ہوں کہ اس نے قبل از وقت اپنے فضل سے اس غیب کی خبر سے مجھے اطلاع دے دی کہ کپڑے کا فقدان ملک میں

ہونے والا ہے وہاں میں جماعت کا شکوہ تو نہیں کرتا لیکن افسوس ضرور ہے کہ اس خواب سے پورا فائدہ نہیں اٹھایا گیا۔ شکوہ میں اِس لئے نہیں کرتا کہ خود میرا ذہن بھی اس قسم کی کمی کی طرف نہیں گیا تھا کہ کپڑے کی دِقّت اِس قسم کی ہونے والی ہے کہ بعض علاقوں میں مُردے بغیر کفن کے دفن کئے جائیں گے۔ بہر حال میں نے جماعت کو توجہ دلا دی تھی اور میں نے اپنے گھروں میں بھی کہا تھا کہ چرخے منگوا کر رکھو اور سُوت کات کر کپڑا بنوایا کرو۔ تاکہ اگر تمہیں دقّت پیش نہ آئے تو کم از کم غرباء کے لئے ہی کپڑا مہیا کر سکو۔ لیکن میں افسوس سے کہتا ہوں کہ ہمارے گھر میں بھی پوری طرح اس پر عمل نہیں کیا گیا گو چرخے تو منگوا لیے مگر سُوت کاتنے کا کام اُس وقت رؤیا کے ماتحت شروع نہیں ہوا بلکہ اب آکر شروع ہوا ہے۔ جب یہ کام رؤیا کے ماتحت نہیں کہلا سکتا بلکہ عملاً کپڑے کی کمی ہو جانے کی وجہ سے ہے۔ چونکہ یہ زمانہ بظاہر ابھی چھ ماہ یا سال دو سال تک ممتد معلوم ہوتا ہے اس لئے اب بھی جن کو خدا تعالیٰ توفیق دے ان کو چاہیے کہ عورتیں گھروں میں وقت ضائع کرنے کی بجائے چرخے رکھیں اور سُوت کات کر جلاہوں سے کپڑے بنوا لیں۔

ہمارے علاقہ ضلع گورداسپور میں سُوت کا کپڑا بُننے کا رواج کم ہے۔ حالانکہ ایسی کھڈیاں نکل آئی ہیں جن سے اچھے سے اچھا کپڑا بُنا جا سکتا ہے۔ اگر ہمارے کسی دوست کو خدا تعالیٰ توفیق دے تو ہمارے ضلع کا سُوت کا کوٹہ جو رائیگاں چلا جاتا ہے یا دوسرے ضلع والے اِس سے فائدہ اٹھا لیتے ہیں یا یہاں کے لوگ دوسرے ضلعوں کے پاس مہنگے بھاؤ فروخت کر دیتے ہیں یا لوگوں کی بے پرواہی کی وجہ سے ہمارا ضلع اپنے حق کا مطالبہ ہی نہیں کرتا تو اگر ہمارے دوستوں میں سے کسی کو توفیق ملے تو یہ بھی اچھی تجارت ہے کہ کپڑا بُننے کی کھڈیاں لگا لی جائیں اور سُوت کا جو کوٹہ ملتا ہے اُس سے فائدہ اٹھایا جائے۔ گورنمنٹ نے یہ فیصلہ کر دیا ہوا ہے کہ ضلع وار سُوت تقسیم کیا جائے۔ میں نہیں جانتا ہمارے ضلع کو کیا ملتا ہے یا ہمارا ضلع لیتا بھی ہے یا نہیں لیکن کوئی وجہ نہیں کہ ہمارے ضلع کا حق نامنظور کیا جائے۔ اگر اس قسم کے کارخانے والے زور دیں تو بہر حال پہلے اگر نہیں بھی ملتا تو آئندہ اس ضلع کا حق دینے سے گورنمنٹ انکار نہیں کرے گی۔

انہی دنوں میں میرا ایک رؤیا اَور رنگ میں بھی پورا ہوا ہے۔ اس کا بھی اظہار کر دینا چاہتا ہوں۔ جس وقت امریکہ میں مسٹر روز ویلٹ کا انتخاب ہو رہا تھا میں نے خواب میں دیکھا کہ الیکشن ہو رہا ہے اور مسٹر روز ویلٹ کے ساتھ ایک اَور شخص کا نام لیا جا رہا ہے۔ اور جب ووٹ گِنے گئے تو پہلے تو مسٹر روز ویلٹ کے ووٹ زیادہ ہوتے گئے لیکن آخر میں جا کر دوسرے شخص کے ووٹ بڑھ گئے۔ میں نے اِس کی تعبیر یہ بتائی تھی کہ چونکہ میں اِن دنوں یہ دعا کر رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ امریکہ اور انگلستان کے لوگوں کی توجہات اِس طرف پھیر دے کہ وہ اپنے مفتوح دشمنوں کے ساتھ ظالمانہ سلوک نہ کریں کیونکہ آئندہ دنیا کا امن اِسی بات پر مبنی ہے کہ قوموں میں صلح اور امن قائم رکھا جائے اور کسی قوم کو سختی سے دبایا نہ جائے۔ اس لئے اس خواب کی تعبیر غالباً یہ نہیں کہ مسٹر ڈیوی جیت جائیں بلکہ یہ ہے کہ ان کی پارٹی کی تجویز کہ جرمنی پر زیادہ سختی نہ کی جائے آخر کامیاب ہو جائے گی۔ چنانچہ ایسے حالات بھی پیدا ہو رہے ہیں اور ایسی رَو چل رہی ہے کہ مختلف ملکوں کے مختلف افراد اِس کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کر رہے ہیں۔ لیکن یہ رؤیا اِس رنگ میں بھی پورا ہوا کہ مسٹر روز ویلٹ بر سر اقتدار آنے کے بعد جنوری 1945ء میں اپنے نئے عُہدہ پر بیٹھے اور اپریل 1945ء کے شروع میں فوت ہو گئے۔ اور خدا تعالیٰ نے اس رؤیا کو اِس رنگ میں بھی پورا کر دیا کہ دوسرا شخص اُن کی جگہ پریذیڈنٹ بن گیا۔ گو وہ مسٹر ٹرومین ہیں مسٹر ڈیوی نہیں۔

عجیب بات ہے میں لاہور میں تھا جب یہ خبر آئی۔ شیخ بشیر احمد صاحب نے مجھے یہ خبر سنائی تھی۔ نماز کے بعد اس کے متعلق باتیں شروع ہوئیں تو ایک نوجوان جو واقف زندگی ہیں اور فورمین کرسچن کالج میں پڑھتے ہیں انہوں نے ذکر کیا کہ میں نے یہ ڈائری جس میں آپ کا یہ رؤیا شائع ہوا بعض لڑکوں کو پڑھنے کے لئے دی تھی اور جب مسٹر روز ویلٹ پریذیڈنٹ ہو گئے تو انہوں نے کہا کہ یہ خواب تو غلط نکلا۔ میں نے کہا ساتھ ہی اس کی تعبیر بھی بتائی ہوئی ہے اس کی طرف کیوں توجہ نہیں کرتے صرف ظاہر کی طرف کیوں جاتے ہو۔ خواب بین نے بتایا ہے کہ دعا وہ ایک اَور امر کے لئے کر رہا تھا اُس کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے ظاہر کی طرف اشارہ معلوم نہیں ہوتا۔ اس پر اُن میں سے ایک نوجوان نے کہا میں یہ نہیں مانتا۔ اب اگر

خواب پورا کرنا ہے تو روز ویلٹ کو مار دو۔ گویا اس کے لئے خواب کو پورا کرنے کی ایک ہی صورت تھی کہ مسٹر روز ویلٹ فوت ہو جائے۔ اور یہ عجیب بات تھی کہ اُس کے منہ سے ایسا لفظ نکلا جو قدرت کی طرف سے ایک دوسرے رنگ میں خواب کو پورا کرنے کا ذریعہ بننے والا تھا۔

اِسی تسلسل میں مجھے اپنا ایک رؤیا یاد آ گیا جو 1941ء کے شروع کا ہے۔ مجلس شوریٰ کے موقع پر دوسرے دن شام کو باہر سیر کرتے وقت میں نے یہ رؤیا چودھری ظفر اللہ خان صاحب کو سنا دیا تھا اور اُمِّ طاہر مرحومہ کو بھی سنایا تھا۔ کچھ عرصہ کے بعد وہ خواب مجھے بُھول گیا۔ ایک دن ٹہلتے ٹہلتے مجھے اس کا خیال آیا اور اس پر میں نے سوچنا شروع کیا کہ وہ خواب کیا تھا۔ میں نے اُمِّ طاہر مرحومہ سے کہا کہ مجھے ایک خواب بُھول گیا ہے اِس وقت وہ ذہن میں نہیں آتا وہ اہم خواب تھا۔ انہوں نے کہا ایک خواب آپ نے مجھے بھی سنایا تھا وہی تو نہیں۔ پھر انہوں نے وہ خواب سنایا اور ساتھ ہی یہ بھی بتایا کہ آپ نے مجھے خواب سناتے وقت یہ بتایا تھا کہ یہ خواب آپ نے چودھری ظفر اللہ خانصاحب کو بھی سنایا تھا۔ وہ خواب بھی آئندہ کے حالات کی طرف اشارہ کرتا ہوا معلوم ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ترکوں کے علاقہ میں ہوں اور ایک بڑی بھاری عمارت ہے اس میں ٹھہرا ہوا ہوں۔ کسی نے میری دعوت کی ہے اور میں اُس دعوت میں گیا ہوں۔ جب میں دعوت سے واپس آیا تو اس وقت مَیں اکیلا ہوں۔ ساتھ والے دوست جو ہیں اُن میں سے کوئی بھی اُس وقت ساتھ معلوم نہیں ہوتا۔ عمارت جس میں ہم ٹھہرے ہوئے ہیں یوں معلوم ہوتا ہے کہ صرف اُمِّ طاہر مرحومہ میرے ساتھ ہیں اور وہ اوپر کے کمرے میں سو رہی ہیں۔ جب میں اس عمارت کے پہلے کمرے میں داخل ہوا ہوں تو مجھے پیچھے سے آہٹ سنائی دی اور مجھے شبہ ہوا کہ کوئی شخص کمرے کے اندر آنا چاہتا ہے۔ میں نے روشندان میں سے باہر دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ ایک شخص فوجی وردی پہنے ہوئے کمرے کے اندر جھانک رہا ہے۔ میں نے کھڑکی کے پاس سے آکر باہر کی طرف جھانکا تو مجھے معلوم ہوا کہ چند فوجی افسر باہر کھڑے آپس میں باتیں کر رہے ہیں اور ان کا منشا یہ معلوم ہوتا ہے کہ حملہ کر کے عمارت کے اندر گھس جائیں۔ پہرے دار اور دوسرے ساتھی

اُس وقت تک نہیں پہنچے۔ میں نے جلدی جلدی اوپر چڑھنا شروع کر دیا تا کہ اُمِّ طاہر کو بیدار کر دوں۔ بہت اونچا جا کر عمارت ایسی ہے کہ ایک طرف شیڈ (Shed) سا بنا ہوا ہے اور ساتھ صحن ہے۔ وہاں اُمِّ طاہر سو رہی ہیں اور ایک بچہ ان کے پاس سو رہا ہے۔ میں نے جس وقت یہ خواب دیکھا 1940ء کی بات ہے۔ اُس وقت ہماری لڑکی امۃ الجمیل ساڑھے تین سال کی تھی تو میں نے دیکھا کہ اُمِّ طاہر وہاں سو رہی ہیں اور ان کے ساتھ ایک بچہ سو رہا ہے۔ میں نے اُمِّ طاہر کو جگانا شروع کیا لیکن وہ میرے جگانے پر جلدی نہ اٹھیں۔ میں کہتا ہوں کہ خطرہ ہے اٹھو اور بچہ کو لے لو مگر انہوں نے اٹھنے میں دیر کی تو میں نے وہ بچہ اٹھا لیا۔ اُس وقت وہ بچہ لڑکا بن گیا ممکن ہے اللہ تعالیٰ اُمِّ طاہر مرحومہ کی بچیوں یا بچوں کو مبارک لڑکا دے یا امۃ الجمیل جو لڑکے کی صورت میں دکھائی گئی ہے ممکن ہے جیسے حضرت مریم علیہا السلام کے متعلق آتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ہی مردوں کے کام کی توفیق دے دے۔ بہر حال میں نے بچہ کو اٹھا لیا اور میں نے کہا لو میں بچہ لے کر چلتا ہوں تم جلدی جلدی میرے پیچھے آؤ۔ وہاں ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے مٹی ڈال کر کسی اونچی جگہ پر رستہ بنا دیا جاتا ہے۔ جیسے پہاڑوں پر مکان ہوتے ہیں اور ایک منزل نیچے اور ایک اوپر ہوتی ہے اور اوپر کی منزل کے ساتھ بھی گو وہ اونچی ہوتی ہے پہاڑ پر رستہ مل جاتا ہے۔ اِسی طرح اس مکان کی بھی دوسری یا تیسری منزل ہے اور وہاں سے بھی ایک سڑک نیچے کی طرف جاتی ہے۔ اُس پر میں تیز تیز چلتا ہوں اور پیچھے مڑ مڑ کر دیکھتا جاتا ہوں اور اُمِّ طاہر کو اشارہ کرتا چلا جاتا ہوں کہ جلدی جلدی چلو۔ دور جانے کے بعد میں نے دیکھا کہ کچھ جھونپڑیاں ہیں جن کی پھوس کی دیواریں اور پھوس کی چھتیں ہیں۔ وہاں ایک کٹہرے کے ساتھ جو سڑک پر بنا ہوا ہے مجھے ایک عورت نظر آئی۔ میں نے اسے کہا کہ کیا یہاں کوئی ٹھہرنے کی جگہ مل سکتی ہے؟ اُس نے کہا ہاں مل سکتی ہے۔ اتنے میں اُمِ طاہر بھی قریب آ گئیں اور میں نے اُس عورت سے کہا کہ بتاؤ کونسی جگہ ہے؟ وہ ہمیں گاؤں میں لے گئی۔ جیسے گاؤں میں جگہیں ہوتی ہیں کہیں اُپلے پڑے ہیں اور کہیں کوڑا کرکٹ پڑا ہے۔ ایسی جگہوں سے چلتے چلتے ایک چھوٹی سی پھوس کی دیواروں والی جھونپڑی آئی۔ وہ ہمیں وہاں لے گئی۔ کچھ لوگ وہاں جمع ہو گئے۔ میں نے ان سے حالات پوچھنے شروع کئے۔ حالات پوچھتے ہوئے مذہب کی باتیں شروع ہو گئیں۔

اُس وقت میں ان سے دریافت کرتا ہوں کہ تمہارا مذہب کیا ہے؟ تو ان میں سے ایک مرد پہلے تو ہچکچاتا ہے۔ اس کے بعد اُس نے کہا کہ ہم ایک نئے مذہب کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ میں نے کہا وہ کونسا فرقہ ہے؟ تو پھر وہ ایسے رنگ میں جیسے کوئی شخص خیال کرتا ہے کہ مخاطب اس کے متعلق نہیں جانتا اس لئے وہ سمجھتا ہے کہ اس کو بتانا فضول ہے کہتا ہے کہ ہندوستان کا ایک فرقہ ہے۔ میں نے کہا ہندوستان کا کونسا فرقہ ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ ہندوستان میں ایک شخص نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے ہم اسکے مرید ہیں۔ پھر وہ کچھ خلافت کا بھی ذکر کرتا ہے کہ وہاں ہمارا خلیفہ ہے۔ مجھے اس پر خواب میں خوشی ہوتی ہے اور میں اسے بتانا چاہتا ہوں کہ جس کے متعلق تم کہتے ہو وہ خلیفہ مَیں ہی ہوں۔ وہ میری بات فوراً سمجھ کر اشارہ کرتا ہے کہ آپ بولیں نہیں۔ اور اس کے بعد اُس نے الگ یا کان میں مجھے بتایا کہ ہم چند لوگ احمدی ہیں اور باقی لوگ دہریہ ہیں۔ میں پوچھتا ہوں یہ کونسا علاقہ ہے؟ تو وہ کہتا ہے یہ روس کا علاقہ ہے۔ اور کہتا ہے کہ میں مناسب نہیں سمجھتا کہ ان لوگوں کو آپ کا پتہ لگ جائے۔ اسکے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ یہ رؤیا بھی اس امر کی خوشخبری ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہے تو روس میں احمدیت کی تبلیغ کے ذرائع کھول دے۔ ممکن ہے ترکی کے علاقہ کی طرف سے یا ایران کے علاقہ کی طرف سے اللہ تعالیٰ روس میں تبلیغ اسلام کا رستہ کھول دے۔

آخر میں مَیں اپنا ایک تازہ رؤیا جو اہم ہے اور جس کا بیان کرنا میرا اصل مقصود تھا اسے بیان کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے دیکھا کہ میں قادیان کے شمال مشرق کی طرف ہوں کچھ اور لوگ بھی میرے ساتھ ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی ساتھ ہیں۔ میں نے وہاں بڑی بڑی عمارتیں دیکھی ہیں جیسے پرانے زمانہ کے محلات ہوتے تھے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ گویا پرانے زمانہ کا نقشہ میرے سامنے آگیا ہے جو ہمارے باپ دادا کے زمانہ میں تھا۔ اُس وقت جبکہ قادیان کی ریاست تباہ نہیں ہوئی تھی اور ہمارے باپ دادا برسرِ اقتدار تھے وہ نقشہ میرے سامنے ہے۔ ان گھروں کے رہنے والوں کے متعلق میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی ہمارے جدّی رشتہ دار ہیں۔ اُس وقت مجھے کسی نے بتایا کہ ان لوگوں نے ہمارے پڑدادا کو پیغام دیا ہے کہ آپ پوری طرح کفار کا مقابلہ نہیں کرتے۔ اگر یہ غفلت جاری رہی تو اس کے نتیجہ میں ریاست

جاتی رہے گی اس لئے ہم خود ریاست پر قبضہ کر لیں گے تا کہ ہم دشمن کا مقابلہ کریں اور وہ ہم پر غالب نہ آجائے۔ ممکن ہے ہمارے کسی پڑدادا کے زمانہ میں جب ریاست میں کمزوری پیدا ہوئی ہو کسی رشتہ دار نے ایسا کہا بھی ہو۔ بہر حال یہ بات میں نے پرانے زمانہ کے متعلق وہاں سنی ہے۔ پھر میں وہاں سے چل پڑا۔ اُس وقت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی دشمن ہمارے نقصان کی فکر میں ہے۔ میں آگے آگے ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میرے پیچھے پیچھے ہیں اور آپ کے پیچھے جماعت کے لوگ ہیں۔

یہ خواب کا نقشہ ایسا ہی ہے جیسے شیخ احمد صاحب سرہندی نے خواب میں دیکھا تھا کہ میں آگے آگے ہوں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میرے پیچھے ہیں۔ جب انہوں نے اپنا یہ خواب لوگوں کے سامنے بیان کیا تو جہانگیر کے پاس اُس کی شکایت ہوئی اور اس نے سرہندی صاحب کو گوالیار کے قلعہ میں قید کر دیا کہ یہ شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہتک کرتا ہے۔ لیکن آخر اللہ تعالیٰ نے اُس کو توجہ دلائی اور اس نے سید صاحب سے پوچھا کہ اس خواب کا مطلب کیا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ جرنیل ہمیشہ بادشاہ کے آگے ہی چلا کرتا ہے۔ جو جرنیل مقرر ہوتا ہے کیا وہ بادشاہ کو لڑائی میں آگے کیا کرتا ہے یا خود آگے ہو کر لڑا کرتا ہے؟ اسی طرح مجھے خدا تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دین کی حفاظت کے لئے تجھے جرنیل مقرر کیا گیا ہے۔ تو سرہندی صاحب کے خواب کی طرح میں رؤیا میں دیکھتا ہوں کہ میں آگے ہوں میرے پیچھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور آپ کے پیچھے جماعت کے افراد ہیں۔ چلتے چلتے ایک جگہ ایسی ہے جیسے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے مکانات ہیں۔ ان کے مکانات کے پاس سے ہم مکانات میں جانے کے لئے داخل ہوئے ہیں۔ اس جگہ سے معلوم ہوتا ہے کہ چوک تک جانے کے لئے دو راستے ہیں۔ ایک راستہ کی طرف میں گیا ہوں تو وہ بند ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دشمن نے شرارت کی وجہ سے اسے بند کیا ہے تا کہ ہمیں راستہ نہ ملے اور وہ حملہ کرنے میں کامیاب ہو سکے۔ جب دیکھا کہ راستہ بند ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فکر کی آواز سے کہا کہ یہ راستہ تو بند ہے۔ اُس وقت میں نے دوسری طرف دیکھ کر کہا یہ راستہ کھلا ہے۔ وہ راستہ اس قسم کا ہے

جیسے پرانے زمانہ میں مکانوں کے آگے پردہ کے لئے ایک دیوار بنائی ہوئی ہوتی تھی تا کہ باہر سے مکان کے اندر نظر نہ پڑ سکے۔ خواب میں اسی طرح کی ایک دیوار ہے اور اس کے ساتھ راستہ ہے۔ میں اس میں داخل ہو کر پہلے جنوب کی طرف اور پھر مڑ کر مغرب کی طرف گیا ہوں۔ وہاں بھی دروازہ بند معلوم ہوتا ہے لیکن دراصل وہ بند نہیں بلکہ کھلا ہے۔ اور جس طرح سپرنگ والا دروازہ ہوتا ہے کہ کھولیں تو کھل جاتا ہے اور چھوڑ دیں تو آپ ہی آپ بند ہو جاتا ہے اس قسم کا وہ دروازہ ہے۔ میں نے اُس کو سوٹی سے دھکّا دیا تو وہ کھل گیا۔ اس میں سے گزر کر ہم چوک میں آ گئے ہیں۔ چوک میں ایک کمرہ ہے جو بہت وسیع ہے اور اس میں بیس پچیس کے قریب چارپائیاں آسکتی ہیں اور کچھ چارپائیاں وہاں بچھی ہوئی بھی ہیں۔ ان میں سے دو چارپائیاں شمالاً جنوباً بچھی ہوئی ہیں اور باقی شرقاً غرباً بچھی ہوئی ہیں۔ جو چارپائیاں شمالاً جنوباً بچھی ہوئی ہیں اُن کی پائینتی کی طرف دوسری چارپائیاں ہیں جو شرقاً غرباً بچھی ہوئی ہیں۔ ان دو میں سے ایک پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیٹھ گئے ہیں اور ایک پر مَیں بیٹھ گیا ہوں اور باقی جماعت کے افراد دوسری چارپائیوں پر بیٹھ گئے ہیں جو شرقاً غرباً بچھی ہوئی ہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد میں نے چارپائی پر بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر جہاں تک یاد پڑتا ہے کھڑے ہو کر بڑے جوش سے تقریر شروع کی۔ تقریر میں مَیں نے ایک خاص بات بتائی ہے جس کا اظہار خطبہ میں کرنا مناسب نہیں سمجھتا۔ میں نے جماعت کے جن دوستوں کو بتانا مناسب سمجھا تھا اُن کو بُلا کر اُسی دن وہ بات بتا دی تھی۔ بہرحال میں نے ایک چیز کی طرف توجہ دلائی ہے جو جماعت کی ترقی کے ساتھ تعلق رکھتی ہے اور بار بار میں اُس کی اہمیت بیان کرتا ہوں اور کہتا ہوں کہ اگر تم یہ کام نہیں کرو گے تو احمدیت کو نقصان پہنچے گا اور آئندہ اس نقصان کا مٹانا بہت مشکل ہو جائے گا۔ اس کے بعد میں نے کہا کہ دیکھو سب کے سب لوگ اس مقصد کو اپنے سامنے رکھ لو اور اس کو سامنے رکھ کر کام کرو۔ اُس وقت میں جوش میں آ کر یہ آیت پڑھتا ہوں کہ دیکھو خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ [1] کہ اس مقصد کو سامنے رکھ کر تم جدھر بھی منہ کرو گے وہیں اللہ تعالیٰ کا چہرہ ہو گا۔ اُس وقت میں نے اس آیت کی ایک ایسی تفسیر بیان کی جو جاگتے ہوئے کبھی میرے ذہن میں نہیں آئی۔ میں نے اس آیت کو پڑھنے کے بعد اسے دہرانا

شروع کیا اور تُوَلُّوْا کے لفظ پر زور دیا اور جماعت کو توجہ دلائی کہ دیکھو تُوَلُّوْا جمع کا لفظ ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے مسلمانو! تم بحیثیت جماعت جدھر بھی پھروگے اُدھر ہی اللہ تعالیٰ کا منہ ہو گا۔ اور میں کہتا ہوں دیکھو فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ میں اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ اگر جماعت کا مقصد ایک ہو تو اس ایک مقصد کو سامنے رکھ کر پھر خواہ اس کے افراد مختلف جہات کی طرف جائیں اِن میں تفرقہ پیدا نہیں ہو گا بلکہ وہ بحیثیت قوم کام کرنے والے ہوں گے۔ اور اگر کسی مقصد کے بغیر جماعت ایک طرف بھی چلے تب بھی وہ پراگندہ اور متفرق ہوں گے کیونکہ ان کے سامنے کوئی مقصد نہیں۔ جیسے ہمارے جلسہ سالانہ کے موقع پر کسیر جمع کرتے ہیں اب اگر کسیر جمع کرنے کے لئے کوئی مشرق کی طرف چلا جائے اور کوئی مغرب کی طرف چلا جائے اور کوئی شمال کی طرف چلا جائے اور کوئی جنوب کی طرف چلا جائے تو باوجود مختلف جہات کی طرف جانے کے یہ متفرق نہیں ہوں گے بلکہ ایک ہی ہوں گے کیونکہ گو ان کی جہات مختلف ہیں مگر مقصد ایک ہی ہے۔ اور اس متحدہ مقصد کے لئے بظاہر مختلف جہات میں کام کر رہے ہیں مگر خدا کے نزدیک وہ سب ایک ہی ہیں۔ لیکن اگر وہی دس پندرہ یا بیس آدمی اکٹھے مشرق کی طرف جا رہے ہوں مگر ان کے سامنے کوئی بھی مقصد نہ ہو اور کچھ بھی ذہن میں نہ ہو کہ کہاں کیوں اور کس کام کے لئے جا رہے ہیں تو بظاہر وہ اکٹھے نظر آئیں گے لیکن حقیقت میں وہ پراگندہ اور متفرق ہوں گے کیونکہ ان کے سامنے کوئی مقصد نہیں۔ تو مَیں خواب میں کہتا ہوں کہ یہ مت خیال کرو کہ تم سب کا ایک جہت میں جانا ہی ضروری ہے بلکہ اگر تم مختلف جہات کی طرف ایک ہی مقصد لے کر جاؤ گے تو خدا تعالیٰ کے نزدیک تم اکٹھے ہی سمجھے جاؤ گے اور خدا تعالیٰ تمہارے ساتھ ہو گا اور تمہیں اپنا چہرہ دکھا دے گا۔ پھر مَیں اس کام کی طرف اشارہ کر کے کہتا ہوں کہ یہ کام بظاہر دنیوی نظر آتا ہے لیکن یہ دنیوی نہیں۔ جو بھی اس کام کو کرے گا جس طرف بھی وہ پھرے گا اور جس جہت کو بھی وہ نکلے گا وہاں وہ خدا تعالیٰ کا چہرہ دیکھ لے گا اور خدا تعالیٰ اپنے آپ کو اُس پر ظاہر کر دے گا۔ جب میں یہ تفسیر بیان کر رہا ہوں میں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا چہرہ خوشی سے چمک رہا ہے۔ اس کے بعد میں بیٹھ گیا اور یوں معلوم ہوتا ہے جیسے کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ میں لیٹ گیا اور میں نے

کہا کہ اب دوست چلے جائیں۔ جب میں نے کہا کہ اب دوست چلے جائیں تو کچھ دوست جلدی سے اٹھ کر چل پڑے اور کچھ آہستہ آہستہ اٹھنے لگے اور کچھ بیٹھے رہے۔ اس موقع پر ایک نوجوان کھڑا ہوا اچھی طرح معلوم نہیں کہ کون ہے یا ناصر احمد ہے یا میر محمد اسحاق صاحب مرحوم ہیں جو اٹھ کر لوگوں سے کہہ رہے ہیں کہ جب کہا گیا ہے کہ چلے جاؤ تو پھر تم کیوں نہیں جاتے؟ اور جو بیٹھے ہیں ان کو اٹھا رہے ہیں۔ اُس وقت میری چارپائی پر دائیں طرف ایک نوجوان بیٹھا ہے جو رشتہ دار معلوم ہوتا ہے۔ غالباً دامادوں میں سے کوئی ہے۔ رشتہ پوری طرح ذہن میں نہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے گھر کا کوئی فرد ہے۔ اُس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس بات کو دیکھ کر کہ لوگوں نے پوری طرح میری فرمانبرداری نہیں کی چارپائی سے اٹھ کھڑے ہوئے اور اُس نوجوان کے پاس آکر اور اُس کا بازو پکڑ کر فرمایا کہ جانا ہے تو جاؤ اور اگر نہیں جانا تو کہہ دو کہ میں نے نہیں جانا۔ اُس وقت میرے ذہن میں یہ آتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ خیال نہیں کہ اُس نے نافرمانی کی ہے بلکہ آپ سمجھتے ہیں کہ شاید یہ تعلق کی وجہ سے سمجھتا ہے کہ میرا پاس رہنا ضروری ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام سمجھتے ہیں کہ اگر یہ بغیر استثناء کے بیٹھا رہا تو دوسرے لوگوں کے دلوں میں یہ خیال پیدا ہوگا کہ حکم کا ماننا ضروری نہیں تو آپ یہ بتانے کے لئے اور یہ احساس پیدا کرانے کے لئے کہ حکم کی پوری فرمانبرداری کرنی چاہیے اور اس وسوسہ کو دور کرنے کے لئے جو اُس نوجوان کے بیٹھنے سے لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو سکتا ہے اُس نوجوان سے فرماتے ہیں کہ جانا ہے تو جاؤ اور اگر نہیں جانا تو کہہ دو کہ میں نے نہیں جانا۔ دوسرے میرا ذہن اس طرف جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ڈرتے ہیں کہ ایسا نہ ہو کہ اس نوجوان نے بیٹھنا ہو اور نکالنے والے اس کو باہر نکال دیں اور اس کی ہتک ہو۔ تو یہ دونوں باتیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقصود تھیں کہ نکالنے والے اس کو نکالیں نہیں اور اس کے بیٹھے رہنے کی وجہ سے کسی کو ٹھوکر بھی نہ لگے۔ اور یہ نہ سمجھا جائے کہ حکم کا ماننا ضروری نہیں کیونکہ یہ نوجوان حکم کے باوجود بیٹھا ہے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ فرمایا کہ جانا ہے تو جاؤ اور اگر نہیں جانا تو کہہ دو کہ میں نے نہیں جانا اُس وقت میری آنکھ کھل گئی۔

اس رؤیا میں ایک اہم بات وہ ہے جس کو میں نے ظاہر نہیں کیا۔ وہ بات سلسلہ کی ترقی کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ میں نے اُس کو اِس لئے ظاہر نہیں کیا کہ اگر ایسی باتیں ظاہر کر دی جائیں تو پھر دشمن بھی مقابلہ میں تیاری شروع کر دیتا ہے اور پھر وہ مقصد حل تو ہو جاتا ہے مگر دقتیں پیش آ جاتی ہیں۔ اس لئے بعض لوگوں کو جن کو بتانا میں نے مناسب سمجھا یا جو اس کام کے اہل تھے اُن کو بلا کر وہ بات میں نے بتا دی تھی۔ بعض اَور لوگ جو میرے نزدیک اس کام کے اہل ہوں گے اُن کو بھی بتا دوں گا۔ گو وہ بات تو معمولی ہے کوئی خاص بات نہیں مگر بہر حال وہ ایسی ہے کہ اگر دشمن کو اُس کا پتہ لگ جائے تو وہ ہمارے کام میں روڑے اٹکا سکتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں اس بات کے علاوہ بھی اس رؤیا میں بڑے بڑے اہم معاملات بتائے گئے ہیں۔

ایک تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا کہ آپ میرے پیچھے چل رہے ہیں۔ جس میں خدا تعالیٰ نے اس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ اِس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے احمدیت کی ترقی کو میرے ساتھ وابستہ کر دیا ہے۔ گویا جدھر میں ہوں گا اُدھر ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہوں گے اور اُدھر ہی خدا تعالیٰ ہو گا۔

دوسرے اللہ تعالیٰ نے جماعت کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میرے کہنے پر کہ اب دوست چلے جائیں اور جب بعض لوگوں نے سستی دکھائی تو اس پر آپ کا جوش میں آ جانا کہ لوگوں نے کیوں فرمانبرداری نہیں کی اور اس جوش میں چارپائی سے اٹھ کر اُس نوجوان کے بازو کو پکڑ کر کہنا کہ جانا ہے تو جاؤ اور اگر نہیں جانا تو کہہ دو کہ میں نے نہیں جانا بتاتا ہے کہ امام کے چھوٹے سے چھوٹے حکم کو ماننا بھی ضروری ہے اور جو لوگ اس حکم کو ماننے سے انکار کرتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بنتے ہیں۔

تیسرے اس رؤیا میں اللہ تعالیٰ نے اَیْنَمَا تُوَلُّوْا کے ماتحت اس طرف توجہ دلائی ہے کہ جماعت کو چاہیے کہ ایک مقصد کو سامنے رکھ کر کام کرے۔ اگر جماعت ہمیشہ ایک مقصد کو سامنے رکھ کر کام کرے گی تو خدا تعالیٰ ہماری جماعت کو اپنا چہرہ دکھانے میں بخل نہیں کرے گا۔ لوگ ساری ساری عمر وظیفے کرنے میں گزار دیتے ہیں اور ساری عمر اندھے ہی رہتے ہیں

اور اندھے ہی مر جاتے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ نے ہمارے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ اگر جماعت ایک مقصد کو سامنے رکھ کر چلے گی اور دین کی ترقی اور شوکت کے لئے کوشش کرے گی تو جدھر بھی وہ منہ کرے گی اور جہاں بھی جائے گی جب یہ وہاں پہنچے گی تو دیکھے گی کہ اللہ تعالیٰ اس کے انتظار میں پہلے سے وہاں کھڑا ہے۔

پس اس رؤیا میں بشارتوں والی کئی شقیں ہیں۔ خدا تعالیٰ ہماری جماعت کو اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جن لوگوں پر میں نے اس بات کا اظہار کیا ہے خدا تعالیٰ اُن کو توفیق دے کہ وہ اپنا فرض سمجھیں۔ اور دوسرے حصہ کو بھی جس پر میں نے یہ بات ظاہر نہیں کی عمدگی سے اس پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ اور بار بار اور ہر جگہ پر عمدگی سے اپنی چہرہ نمائی فرمائے تا کہ ہم اگلے جہان میں اُس کا چہرہ دیکھنے کے انتظار میں نہ رہیں بلکہ اِسی دنیا میں ہمیں اُس کا چہرہ نظر آجائے۔ آمین۔" (الفضل مورخہ 7 مئی 1945ء)

1: البقرۃ:116